ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.2.2026

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی سودی شقیں اور عدالتی فیصلہ: ایک تجزیاتی مطالعہ

"The Usurious Clauses of the Civil Procedure Code 1908 and the Judicial Verdict: An Analytical Study"

Muhammad Qaiser Bashir Saddhu
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore
Email: qaisersaddhu786@gmail.com

Abstract:

This article presents an analytical study of the usury clauses of the Code of Civil Procedure (CPC) 1908 in light of Islamic injunctions and the landmark judgment of the Federal Shariat Court dated April 28, 2022. In Islam, Riba (interest) is strictly prohibited in all its forms, including Riba al-Nasi'ah and Riba al-Fadl, due to its association with economic exploitation and social injustice as established in the Qur'an and Sunnah. Despite Pakistan's constitutional commitment under Article 38(f) to eliminate Riba from the economic system, the colonial-era CPC 1908 still contains provisions that empower civil courts to award interest in financial disputes, including decrees, restitutions, mesne profits, and mortgage cases. This study critically examines Sections 2(12), 34, and 144(1), along with Orders XXI and XXXIV, highlighting instances of Riba al-Nasi'ah and compound interest. It further analyzes the legal mechanisms through which interest-based financial additions are imposed and evaluates the Federal Shariat Court's directive declaring such provisions repugnant to Islamic injunctions, recommending their replacement with "compensation for actual material loss." The study concludes that, especially after the 26th Constitutional Amendment setting January 1, 2028 as the deadline for a Riba-free economy, comprehensive reform of the CPC 1908 is both a legal and religious necessity to align civil judicial procedures with Islamic economic justice.

Keywords: *Riba (interest), Code of Civil Procedure 1908, Federal Shariat Court, Islamic Law, Riba al-Nasi'ah, Riba al-Fadl, Compound Interest, Islamic Economic Justice, Pakistan Legal Reform.*

اسلامی معیشت میں سود کی حرمت کو ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے کہ جس سے معاشرے میں استحصال کا خاتمہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں سود کو نہ صرف ایک سنگین گناہ قرار دیا گیاہے، بلکہ اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ سے تعبیر کیا گیاہے۔ سود کی ممانعت کا اصل مقصد ایک ایسے عادلانہ معاشی نظام کا قیام ہے جہاں سرمایہ چند ہاتھوں میں گردش کرنے کے بجائے پورے معاشرے میں پھیلے، اور کسی کا استحصال نہ ہو۔ یہ انسانی ہمدردی، سخاوت اور باہمی تعاون کے جذبات کو ختم کرکے حرص اور خود غرضی کو جنم دیتاہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام اسے معاشی واخلاقی زوال کا سبب قرار دے کر مکمل طور پر حرام قرار دیتا ہے۔

سود کا لغوی واصطلاحی مفہوم

سود کو عربی میں "ربا" کہتے ہیں ابن فارس اس کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ربی او ربا :یدل علی اصل واحد و هو الزیادة و النماء والعلو[1]

"دونوں الفاظ کی اصل ایک ہی ہے جبکہ معنی زیادہ ہونا، بڑھنا اور بلند ہونا ہیں"

---

[1] ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، **معجم مقاییس اللغة**(دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، 1979م)ج:2، ص:483۔

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ

ربا:ربا الشی یربو ربوا و رباء: زاد و نما[2]

"یعنی جب کوئی چیز بڑھ جائے اس میں اضافہ ہو جائے۔"

ربا کی اصطلاحی تعریف مختلف مفسرین اور فقہاء نے بیان کی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں

صاحب ہدایہ تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

الربا هو الفضل المستحق لأحد المتعاقدين في المعاوضة الخالي عن عوض شرط فيه[3]

"سود وہ زیادتی ہے جس کا عقد معاوضہ میں عاقدین میں سے کوئی بلا عوض مستحق ہو، اور اس کو عقد معاوضہ میں ہی مشروط کیا گیا ہو۔"

امام ماوردی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

الربا ہو الزیادۃ علی مقدار الدین لمکان الاجل[4]

"ربا، قرض کی مقدار میں مہلت دینے کے بدلے میں بڑھوتری کرنا ہے۔"

امام نسفی اپنی تفسیر میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ہو فضل مال خال عن العوض فی معاوضۃ مال بمال[5]

"مال کے بدلے مال پر ایسی بڑھوتی جو کسی بدلے سے خالی ہو۔"

امام زجاج اپنی تفسیر میں تعریف کرتے ہیں کہ

کل قرض یوخذ بہ اکثر منہ او یجر منفعۃ[6]

"ہر قرض جس پر زیادہ مال لیا جائے یا جس پر نفع لیا جائے۔"

یہ وہ سود کی تعریف ہے جو قرآن مجید کی آیت کی روشنی میں مفسرین نے بیان کی لیکن احادیث مبارکہ میں ہم جنس اشیاء کے تبادلے میں زیادتی کو بھی سود قرار دیا گیا ہے اور برابر برابر تبادلہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے تو دونوں کو ملا کر سود کی جامع تعریف ہو گی کہ

"قرض دے کر اس پر مشروط اضافہ یا نفع لینا، یا کیلی یا موزنی چیز کے تبادلے میں دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو ایسی زیادتی کا ملنا جو عوض سے خالی ہو اور عقد میں مشروط ہو۔"

سود کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے سود کی حرمت کو ایک دفعہ ہی نازل نہیں فرمایا بلکہ تدریجاً چار مراحل میں حرام فرمایا ہے جن کو ہم بیان کرتے ہیں

(۱) سود کی حرمت کے حوالے سے ابتدائی دور مکہ کا ہے کہ جس میں سود کی ابتداء معاشی اور اخلاقی قباحت کو واضح کیا گیا لیکن حرام نہیں کیا گیا، اور فرمایا گیا کہ اس مال میں برکت نہیں ہے

---

[2] ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم، **لسان العرب** (دار صادر، بیروت) ج:14، ص:304۔

[3] المرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر، **الہدایہ** (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان) ج:3 ص:82۔

[4] الماوردی، علی بن محمد بن حبیب البصری، **النکت والعیون تفسیر الماوردی** (دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان) ج:1، ص:347۔

[5] النسفی، ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود، **مدارک التنزیل وحقائق التاویل** (دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، 2014م) ج:1، ص:151۔

[6] الزجاج، ابراہیم بن السری بن سہل، **معانی القرآن واعرابہ** (عالم الکتب، بیروت، لبنان، 1988م) ج:4، ص:187۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اور اس کو سورہ روم میں اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

وَ مَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَافِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ[7]

"اور جو مال تم لوگوں کو دو تا کہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے زکوۃ دیتے ہو تو وہی لوگ اپنے مال بڑھانے والے ہیں۔"

(۲) دوسرا مرحلہ سورہ النساء میں بیان کیا گیا کہ جہاں یہودیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے تنبیہ کی گئی کہ انہوں نے سود کو حلال جانا تو وہ عذاب کے مستحق ہوئے حالانکہ ان کی شریعت میں بھی حرام تھا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا[8]

"اور اس لئے حرام کیں کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور وہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھا جاتے تھے اور ان میں سے کافروں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(۳) تیسرے مرحلے میں مسلمانوں کو قرض پر کئی گناہ بڑھا کر اضافہ لینے سے صراحتا منع کیا گیا۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[9]

"اے ایمان والو! دُگنا دَر دُگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے۔"

(۴) چوتھا مرحلہ کہ جس میں سود کو کلی طور پر حرام قرار دے دیا گیا اور اس کے احکام سورہ بقرہ میں بیان کیے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا"[10]

"اور اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے۔"

اور آگے مزید فرمایا کہ

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الربوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ"[11]

"اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کر لو۔"

اور اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی سود کی حرمت کی وجہ سے کثیر مذمت بیان کی گئی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :اتيت ليلة اسري بي على قوم بطونهم كالبيوت فيها الحيات ترى من خارج بطونهم فقلت من هؤلاء يا جبرائيل؟قال هؤلاء اكلة الربا"[12]

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر ایسے افراد کے پاس سے ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے ان میں سانپ

---

[7] الروم:39۔

[8] النساء:161۔

[9] آل عمران:130۔

[10] البقرۃ:275۔

[11] ایضا:278,279۔

[12] ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ** (دار احیاء الکتب العربیہ) ج:2، ص:763، رقم الحدیث:2273۔

بھرے ہوئے تھے جو ان کے پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے میں نے کہا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل نے عرض کی یہ سود کھانے والے ہیں۔"

دوسری حدیث مبارکہ میں ہے کہ

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ "[13]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔"

سود کی اقسام

فقہاء نے قرآن وسنت کی روشنی میں سود کی دو بڑی اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ ربا النسیئۃ: یہ وہ سود ہے جو قرض پر ادھار یا مدت کے بدلے اضافی لیا جاتا ہے۔ اس کی حرمت قرآن مجید سے ثابت ہے اسی وجہ سے اس کو "ربا القرآن" کہا جاتا ہے۔

۲۔ ربا الفضل: یہ وہ سود ہے جو ایک جنس کی اشیاء کے تبادلے میں کمی بیشی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی حرمت احادیث نبوی ﷺ میں ہے اسی وجہ سے اس کو "ربا السنۃ" کہتے ہیں۔[14]

جن چھ اشیاء کو حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے وہ حضرت عبادہ بن صامت کی مشہور روایت ہے کہ جن میں تفاضل حرام ہے، حدیث مبارکہ ہے:

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ[15]

"حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا سونے کے عوض اور چاندی کے عوض چاندی، گیہوں کے عوض گیہوں، جو کے عوض جو، کھجور کھجور کے عوض اور نمک نمک کے عوض نہ بیچو مگر برابر برابر، نقد نقد سے ہاتھ بہ ہاتھ، لیکن سونے کو چاندی کے عوض اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جو کو گیہوں کے عوض، کھجور نمک کے عوض ہاتھ بہ ہاتھ جیسے چاہو بیچو۔"

سود کی علت

فقہاء کرام کے ہاں ربا القرآن کی علت بالکل واضح ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اصل اختلاف ربا الفضل کی علت میں ہے کہ جو حدیث مبارکہ سے ثابت ہے، چونکہ اس حدیث مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ نے چھ چیزوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور انہی چھ اشیاء کو سامنے رکھ کر فقہاء کرام نے اس سود کی علل کو نکالا جو کہ چاروں آئمہ کے نزدیک درج ذیل ہیں:

۱۔ احناف کے ہاں سود کی علت "قدر اور ہم جنس" ہونا ہے یعنی وہ کیلی اور موزونی ہوں اور ہم جنس ہوں تو ان میں تفاضل اور ادھار دونوں درست نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل سے تین قول منقول ہیں لیکن آپ کا ظاہر مذہب احناف والا ہی ہے۔

۲۔ امام شافعی کے ہاں سونے اور چاندی میں "ثمنیت" اور باقی چار چیزوں میں "طعم" علت ہے۔

۳۔ امام مالک کے نزدیک سونے اور چاندی میں ثمنیت اور باقی چار چیزوں میں "قوت اور ادخار" علت ہے۔[16]

---

[13] القشیری، مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم** (مکتبہ انعامیہ، کراچی، پاکستان) ج:2 ص:39، رقم الحدیث:4092۔

[14] الزحیلی، ڈاکٹر وہبہ، **الفقہ الاسلامی وادلتہ** (دار الفکر، دمشق، 1989م) ج:4، ص:670۔

[15] التبریزی، ولی الدین محمد بن عبد اللہ، **مشکوۃ المصابیح** (مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان) ص:250، رقم الحدیث:2681۔

[16] الزحیلی، ڈاکٹر وہبہ، **الفقہ الاسلامی وادلتہ**، ج:4، ص:676۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

پاکستان میں سود کے خاتمے کیلئے کوششیں

پاکستان بننے کے ساتھ ہی پاکستان کی معیشت کو سود سے پاک کرنے کیلئے کوششیں شروع ہوگی کہ جس میں قائداعظم محمد علی جناح صاحب کی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی افتتاحی تقریب میں تقریرایک آغاز کی حیثیت رکھتی ہے۔اور پاکستان کے تینوں آئینوں(1956,1962,1973)میں اس بات کا عزم کیا گیا کہ ملک پاکستان کی معیشت سے سود کو ختم کرنے کیلئے حکومت بھرپور کوشش کرے گی، آئین کی دفعہ **38(f)** اس بات کا واضح ثبوت ہے۔اور اب وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق 2028تک ملک سے سود کو ختم کرنے کو چھبیسویں ترمیم کے ذریعے اس دفعہ کا حصہ بنادیا گیاہے۔

(f) eliminate riba completely before the first day of January, two thousand twenty eight;[17]

1962 کے آئین کی روسے قومی سطح پر بننے والا ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی آئینی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے سود کی حرمت پرایک جامع رپورٹ پیش کی کہ سود کی ہر صورت حرام ہے۔ان کوششوں کے باوجود پاکستانی عدالتوں میں بھی سود کی حرمت کے حوالے سے مختلف کوششیں ہوئیں جو کہ اس سودی نظام معیشت کو بدلنے میں ایک کلید کی حیثیت رکھتے ہیں،1991,1999,2013,2017اور اب **28 اپریل 2022** کا وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ جو کہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ سود اپنی ہر صورت میں حرام ہے۔اور اس آخری فیصلے میں عدالت نے سود کی تمام جہات کا بالتفصیل جائزہ لیا اور ہر ایک صورت کا مفصل جواب دے کر حکومت پاکستان کو جنوری 2028تک تمام بینک اور اداروں سے سود کو ختم کرنے کا حکم دیا اور تمام سودی قوانین جو کہ ملک میں رائج ہیں ان کو تبدیل کرنے کا حکم دیا۔اس فیصلے میں عدالت نے ان تمام قوانین کی سودی شقوں کا ذکر کیا اور ان میں سود کی تشخیص کرتے ہوئے ان کو بدلنے کا حکم دیا۔انہی قوانین میں سے ایک مجموعی ضابطہ دیوانی (Code Of Civil Procedure1908)ہے کہ جس کی مختلف دفعات سود پر مبنی ہیں جن کا ہم ذیل میں تجزیہ کریں گے۔

دیوانی قوانین کی اہمیت

دیوانی قوانین کسی بھی مہذب معاشرے کے امن، استحکام اور شہریوں کے مابین باہمی اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ یہ وہ بنیادی ضابطے ہیں جو نجی افراد، خاندانوں اور کاروباری اداروں کے حقوق، فرائض اور مالی و سماجی تعلقات کو ایک منظم قانونی ڈھانچے میں پروتے ہیں۔پاکستان جیسے سماجی نظام میں ان قوانین کی اہمیت اس لیے بھی دوچند ہو جاتی ہے کہ یہ زمین و جائیداد کے سنگین تنازعات، کاروباری معاہدوں کی پاسداری، وراثت کی شرعی و قانونی تقسیم ،اور شادی، طلاق وبچوں کی حضانت جیسے انتہائی حساس خاندانی معاملات کو تشدد اور لاقانونیت کی بجائے عدالت کے ذریعے پرامن اور منصفانہ طریقے سے حل کرنے کا واحد راستہ فراہم کرتے ہیں۔یہ قوانین نہ صرف شہریوں کے مائل ومادی حقوق کو تحفظ دے کر ملکی معیشت اور سرمایہ کاری کے لیے ایک محفوظ ماحول پیدا کرتے ہیں، بلکہ ریاست کی طرف سے دیے گئے بنیادی انسانی حقوق کے نفاذ کو بھی یقینی بناتے ہیں، جس کا بنیادی مقصد مجرم کو سزا دینا نہیں بلکہ متاثرہ فریق کی حق تلفی کا ازالہ کر کے معاشرے کو انتشار سے بچانا ہوتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کا تعارف(CPC)

مجموعہ ضابطہ دیوانی(Code Of Civil Procedure)21مارچ 1908کو برطانوی اسمبلی سے منظور ہوا کر گزٹ آف انڈیامیں شائع ہوا،اور یکم جنوری 1901کو برصغیر میں نافذ کیا گیا۔آزادی سے لیکر اب تک کچھ ترامیم کے ساتھ یہ پاکستان اور دیگر کئی ممالک میں رائج ہے۔یہ وہ بنیادی قانون ہے جو دیوانی(Civil) عدالتوں کے طریقہ کار اور عمل درآمد کو منظم کرتا ہے تاکہ زمین، جائیداد، معاہدات، اور مالی لین دین کے تنازعات کو چلانے کیلئے اصول وضوابط موجود ہوں جن سے انصاف کی یکساں فراہمی ہوسکے۔اور یہ عدالت میں کیس دائر کرنے کے طریقہ کار اور اس حوالے سے مکمل اختیارات کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔اس قانون کو دیکھا جائے تو یہ دو حصوں پر مشتمل ہے

[17] **The Constitution of Pakistan**, c38(f),p.29.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

1۔دفعات(Sections)

اس پہلے حصے میں 158 دفعات شامل ہیں۔ یہ حصہ بنیادی اصولوں اور عدالت کے اختیارات (Substantive Law) سے متعلق ہے۔ ان دفعات میں تبدیلی صرف مقننہ (Parliament) ہی کر سکتی ہے۔

2۔آرڈرز(Orders&Rules)

اس دوسرے حصے میں 51 آرڈرز اور ان کے ذیلی قواعد شامل ہیں۔ یہ حصہ طریقہ کار (Procedural Law) کی تفصیل بتاتا ہے کہ مقدمہ کیسے دائر ہوگا، سمن کیسے جاری ہوں گے، اور گواہی کیسے لی جائے گی۔ ہائیکورٹ کو ان قواعد میں ضرورت کے مطابق ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔

پاکستان میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کی موجودہ حیثیت

پاکستان میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کو تمام عدالتوں میں دیوانی مقدمات کے دائر کرنے، سننے اور ان پر عمل درآمد کروانے کیلئے ایک حتمی قانون کی حیثیت حاصل ہے۔ چونکہ یہ نوآبادیاتی دور کا قانون ہے کہ جسے بعض ترامیم کے ساتھ پاکستان میں عمل میں لایا گیا لیکن اب پاکستان کے آئین کے مطابق اس کا پہلا حصہ پارلیمنٹ اور دوسرا حصہ صوبائی ہائی کورٹس کے ماتحت ہے کہ وہ اس میں بہتری کیلئے ترامیم کر سکتے ہیں۔ اب پاکستان میں اسے جدید دور سے ہم آہنگ کرنے کیلئے مختلف ترامیم کی گئی ہیں ۔ان ترامیم میں سب سے اہم متبادل نظامِ حلِ تنازعات (Alternative Dispute Resolution - ADR) کا نفاذ ہے، جس کے تحت اب دیوانی عدالتوں کے لیے لازم ہے کہ وہ مقدمے کے آغاز میں فریقین کو ثالثی یا مصالحت کے ذریعے معاملہ حل کرنے کی ترغیب دیں۔ اس کے علاوہ، جدید ٹیکنالوجی کے انضمام کے ذریعے سمن (Summons) کی ترسیل کے لیے ای میل، واٹس ایپ اور کوریئر سروسز کو قانونی شناخت دی گئی ہے، اور عدالتی کارروائی کو تیز کرنے کے لیے کیس مینجمنٹ (Case Management) اور ویڈیو لنک کے ذریعے گواہی ریکارڈ کرنے کے قواعد بھی اس ضابطے کا حصہ بن چکے ہیں۔ اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے بعد اب اس کی سودی شقوں کی بھی قانونی حیثیت بدل گئی ہے۔

تاہم ان تمام ترامیم کے باوجود عملی میدان میں اس قانون کو "طویل مقدمہ بازی" (Delayed Litigation) کے شدید چیلنج کا سامنا ہے۔ پاکستان کے عدالتی نظام میں یہ تاثر عام ہے کہ دیوانی مقدمات نسلوں تک چلتے ہیں، جس کی بڑی وجہ ضابطہ دیوانی کے پیچیدہ اور طویل طریقہ کار کا غلط استعمال ہے۔ وکیلوں کی طرف سے بار بار التواء (Adjournments) لینا اور حکمِ امتناعی (Stay Orders) کا طویل ہو جانا اس قانون کے عملی نفاذ کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی سودی شقیں

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات اور آرڈرز میں پایا جانے والا سود اور جہاں بھی لفظ سود آیا اس کو فیصلے میں واضح کیا گیا اور اس کو بدلنے کا حکم دیا گیا وہ تمام دفعات اور آرڈرز درج ذیل ہیں:

Section 2(12),34,34-A,34 B,35(3) and 144(1),
Order XXI. Rule 11(2)(g), **Order** XXI Rule 38,
Order XXI, Rule 79(3), **Order** XXI, Rule 80(3),
Order XXI, Rule 93, **Order** XXXIV, Rule 2(1) (a)(i),(iii)(c)(i)and(ii),
Order XXXIV, Rule 2(2),**Order** XXXIV, Rule 4,
Order XXXIV, Rule 7(1)(a)(i) and (iii) (c) (i) & (ii),
Order XXXIV, Rule 7 (2); **Order** XXXIV. Rule 11,
Order XXXIV, Rule 13 (1), **Order** XXXVII, Rule 2,
Order XXXIX, Rule 9,[18]

[18] **Shariat Petition No.30-L of 1991**(Federal Shariat Court of Pakistan,28 April 2022) p.266,267.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.2.2026

عدالت نے ان دفعات پر ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ جہاں بھی لفظ سود آیا ہے اس کو حذف کر دیا جائے اور نقصان کی صورت میں سود کی بجائے اصل نقصان کو پورا کیا جائے لکھتے ہیں کہ

“The word ‘interest’ wherever appearing in these provisions is declared repugnant to the injunction of Islam hence shall be deleted accordingly.’’

”ان دفعات میں جہاں کہیں بھی لفظ سود استعمال ہوا ہے، اسے اسلام کے احکامات کے منافی قرار دیا جاتا ہے، لہٰذا اسے (ان دفعات سے) حذف کر دیا جائے گا۔“

“Wherever appears in the meaning of payment of compensation for causing any damage shall be substituted with appropriate phrase clearly conveying the meaning of payment of compensation of actual material damage.”[19]

”جہاں کہیں بھی یہ (لفظ سود) کسی نقصان کا باعث بننے پر معاوضے کی ادائیگی کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اسے ایسے مناسب فقرے سے بدل دیا جائے گا جو واضح طور پر اصل مادی نقصان کے معاوضے کی ادائیگی کا مفہوم ادا کرتا ہو۔“

سودی شقوں کا تجزیہ

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ان تمام دفعات اور آرڈرز میں سے چند کا ہم تفصیلی جائزہ لیتے ہیں اور اس بات کا تجزیہ کرتے ہیں کہ ان میں سود کی کونسی قسم موجود ہے اور کونسی دفعات کو حذف کرنا چاہئے اور کن میں تبدیلی درکار ہے۔

1.Section 2(12)

"**mesne profits**" of property mean those profits which the person in wrongful possession of such property actually received or might with ordinary diligence have received therefrom, together with interest on such profits but shall not include profits due to improvements made by the person in wrongful possession.”[20]

ترجمہ: جائیداد کے ”اعزازی منافع جات برائے قبضہ اراضی“ سے مراد وہ منافع جات ہیں جو ایسی جائیداد پر بے جا قبضہ رکھنے والا شخص اس جائیداد سے، ان منافع جات پر سود سمیت وصول کرتا ہے یا عمومی احتیاط برتتے ہوئے حاصل کر سکتا تھا، لیکن ان میں بے جا قبضہ رکھنے والے شخص کی جانب سے کی گئی اصلاحات کے لیے قابلِ وصول منافع جات شامل نہیں ہیں۔

وضاحت

اس اعزازی منافع جات سے مراد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر قبضہ کر لیتا ہے تو اس عرصے میں جو کرایہ بنتا ہے یا جو وہ کوشش سے حاصل کر سکتا تھا، وہ بھی قابض اصل مالک کو واپس کرے گا اور اس پر سود بھی ساتھ دے گا۔ چونکہ جب عدالت فیصلہ کرتی ہے کہ قابض اتنی رقم مالک کو واپس کرے گا اور ساتھ میں جو تاخیر ہوئی اس کے عوض سود دے گا۔ اور یہ **ربا النسیئہ** کی صورت ہے جو کہ حرام ہے۔ کیونکہ جب عدالت نے اس مالک کیلئے ایک رقم کو ثابت کر دیا جو کہ قابض کے ذمہ قرض کی حیثیت رکھتی ہے اب اس کی تاخیر کی وجہ سے یہ اضافی رقم وصول کی جا رہی ہے جو سود ہے جو کہ جائز نہیں ہے۔ اسلامی قانون نے اس سود کو ہرجانہ برائے اصل نقصان(Compensation for Actual Loss) کے تصور کے ساتھ بدلنے کا کہا ہے کہ قبضہ کی صورت میں جو اصل مالک کو نقصان ہوا ہے وہ وصول کیا جا سکتا ہے لیکن اس کو کسی مقررہ شرح سود کے ساتھ جوڑا نہیں جا سکتا۔ تو اس طرح اس دفعہ سے سود کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

2.Section 34

“**Interest.**(1) Where and in so far as a decree is for the payment of money, the Court may, in the decree, order interest at such rate as the Court deems reasonable to be paid on

---

[19] **Shariat Petition No.30-L of 1991**(Federal Shariat Court of Pakistan,28 April 2022) p.267.

[20] **Code of Civil Procedure 1908**, s2(12),p.12.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.2.2026

the principal sum adjudged, from the date of the suit to the date of the decree, in addition to any interest adjudged on such principal sum for any period prior to the institution of the suit, with further interest at such rate as the Court deems reasonable on the aggregate sum so adjudged, from the date of the decree to the date of payment, or to such earlier date as the Court thinks fit."[21]

ترجمہ: سود_جب اور جہاں تک کوئی ڈگری رقم کی ادائیگی سے متعلق ہو، عدالت ڈگری میں فیصلہ شدہ اصل رقم پر عدالت کی جانب سے مناسب سمجھی جانے والی شرح پر مقدمے کی تاریخ سے ڈگری کی تاریخ تک سود جو کہ مقدمہ دائر کرنے سے قبل کسی مدت کے لیے اس اصل رقم پر فیصل شدہ کسی سود کے علاوہ ہو گا اور مزید یہ کہ ڈگری کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک یا عدالت کی جانب سے مناسب سمجھی جانے والی اس سے قبل کسی تاریخ تک یوں فیصل شدہ مجموعی رقم پر عدالت کی جانب سے مناسب سمجھی جانے والی شرح پر سود کی ادائیگی کا حکم جاری کر سکتی ہے۔

وضاحت

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی یہ دفعہ عدالت کو اختیار دیتی ہے کہ جب کسی شخص کے حق میں رقم کی واپسی کا فیصلہ کرے تو اصل کے ساتھ اضافی رقم یعنی سود بھی دلائے۔ اور یہ سود تین طرح ہو سکتا ہے جس کا عدالت حکم دے سکتی ہے۔ اول مقدمہ سے پہلے کہ جو فریقین کے درمیان عدم ادائیگی کی صورت میں سود کا معاہدہ ہوا، دوم دوران مقدمہ کہ جس دن کیس کا اندراج ہوا اس دن سے لیکر فیصلہ ہونے تک کا درمیانی منافع، سوم فیصلہ ہونے کے بعد جب تک مدعی علیہ اصل رقم مدعی کو ادا نہیں کر دیتا اس دن تک کا منافع، تو یہ تین طرح کے سود عدالت مدعی کو لیکر دے سکتی ہے۔ اور یہ تینوں صورتیں سود کی ہے اور یہ ربا النسیئۃ ہے کہ تاخیر کی وجہ سے اضافی رقم وصول کی جا رہی ہے۔ اور اس میں سود در سود بھی ہے جس کو کمپاونڈ انٹرسٹ کہتے ہیں کہ فیصل شدہ رقم پر بھی عدالت مقررہ شرح سے سود وصول کرتی ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے اس دفعہ سے سود کے لفظ کو حذف کر کے اصل مادی نقصان کے ہرجانے کی تجویز دی تا کہ اس سے سود کو ختم کیا جا سکے اور زائد کسی مقررہ شرح سے رقم وصول نہ کی جا سکی۔

3.Section 144(1)

"**Application for restitution**.__ (1) Where and in so far as a decree is varied or reversed, the Court of first instance shall, on the application of any party entitled to any benefit by way of restitution or otherwise, cause such restitution to be made as will, so far as may be, place the parties in the position which they would have occupied but for such decree or such part thereof as has been varied or reversed; and, for this purpose, the Court may make any orders, including orders for the refund of costs and for the payment of interest, damages, compensation and mesne profits, which are properly consequential on such variation or reversal."[22]

ترجمہ: درخواست نسبت بازیافت (1) جہاں اور جس حد تک کوئی ڈگری بدل دی جائے یا منسوخ کر دی جائے تو عدالت مرافعہ اولی بذریعہ بازیافت یا بصورت دیگر کسی منفعت کے مستحق کسی فریق کی درخواست پر مذکورہ بازیافت اس طرح کرائے گی کہ تا بہ امکان فریقین کی وہی حیثیت ہو جائے جو اس صورت میں ہوتی اگر ڈگری یا جزو ڈگری مذکورہ جو بدلا یا منسوخ کیا گیا ہو، صادر نہ ہوا ہوتا، اور اس غرض سے عدالت کوئی احکام صادر کر سکتی ہے جن میں اخراجات کی واپسی، سود کی ادائیگی، ہرجانہ، معاوضہ اور عبوری منافع جات، جو مذکورہ تبدیلی یا منسوخی کے سبب وجود میں آئیں، سے متعلق احکام شامل ہیں۔

وضاحت

بازیافت عدالت کا ایک اہم اصول ہے کہ جس کی بنیاد اس پر ہے کہ عدالت کا کوئی عمل کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور اس دفعہ کا مقصد ہے کہ اگر ایک عدالت نے کوئی فیصلہ کر دیا اور اس پر عمل بھی ہو گیا، لیکن بڑی عدالت کے فیصلے نے اس کو غلط قرار دے کر اس کو منسوخ کر دیا تو جو پہلے فیصلے کی وجہ سے ہوا تھا اس کو

[21] **Code of Civil Procedure 1908**, s34,p.22.

[22] **Code of Civil Procedure 1908**, s144(1),p.55.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

واپس لٹایا جائے گا۔ تو عدالت واپس لوٹانے کے ساتھ سود دینے کا بھی مطالبہ کرتی ہے۔ یہ اسلامی قوانین کی روشنی میں جائز نہیں بلکہ سود ہے۔ تو وفاقی شرعی عدالت نے تجویز دی کہ یہاں سود کے لفظ کی اصل مادی نقصان کا ہرجانہ استعمال ہونا چاہیے تا کہ سود ختم ہو جائے۔ اور اگر واقعی اس شخص کو نقصان ہوا ہے تو اس کو اس کا معاوضہ دیا جائے لیکن اسے طے شدہ سود کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔

4.Order XXI,Rule 93

"**Return of purchase-money in certain cases**. Where a sale of immoveable property is set aside under rule 92, the purchaser shall be entitled to an order for repayment of his purchase-money, with or without interest as the Court may direct, against any person to whom it has been paid."[23]

ترجمہ: مخصوص صورتوں میں زر خرید کا واپس کیا جانا۔ اگر کسی جائیداد غیر منقولہ کی نیلامی قاعدہ 92 کے تحت مسترد ہو جائے تو خریدار کو حق ہو گا کہ وہ اپنا زر خرید سود کے ساتھ یا بلا سود جس طرح عدالت ہدایت کرے اس شخص سے واپس پانے کے لیے حکم صادر کرائے جس کو مذکورہ زر خرید ادا کر دیا گیا ہو۔

وضاحت

یہ آرڈر اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ عدالت اگر مقروض کی جائیداد کی نیلامی کرتی ہے پھر اس جائیداد کو ایک شخص خریدتا ہے لیکن قانونی کسی وجہ سے وہ نیلامی مسترد ہو جاتی ہے تو اس خریدار کو اس کا اصل زر خرید تو واپس ملے گا اور عدالت ساتھ میں یہ اختیار رکھتی ہے کہ وہ اس رقم پر سود دے جتنی مدت وہ دوسرے شخص کے پاس رہی ہے۔ اور یہ سود جائز نہیں ہے جو کہ بغیر عوض کے اس کو مل رہا ہے۔ اسی لئے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں یہاں لفظ سود کو حذف کر کے حقیقی مادی نقصان کے ساتھ بدلنا ضروری ہے تا کہ یہ آرڈر ربا کے زمرے سے نکل جائے۔

5.Order XXXIV, Rule 2(1) (a)(i), (iii)

"(1) **Preliminary decree in foreclosure suit.** In a suit for foreclosure, if the plaintiff succeeds, the Court shall pass a preliminary decree.

(a) Ordering that an account be taken of what was due to the plaintiff at the date of such decree for__

(i) principal and interest on the mortgage

(iii) other costs, charges and expenses properly incurred by him up to that date in respect of his mortgage security, together with interest thereon; or"[24]

ترجمہ: مقدمہ سقوط انفکاک رہن میں ابتدائی ڈگری (1) مقدمہ سقوط انفکاک رہن میں اگر مدعی جیت جاتا ہے تو عدالت ایک ابتدائی ڈگری پاس کرے گی

:-

(a) جس میں حکم دیا جائے گا کہ حساب کیا جائے کہ مذکورہ ڈگری کی تاریخ کو مدعی کو درج ذیل کے لیے کتنی رقم واجب الادا تھی۔

(i) رہن پر اصل رقم اور سود کے لیے،

(iii) اس کی ضمانت رہن کے حوالے سے اس کی جانب سے باضابطہ طور پر ادا کردہ لاگت، اخراجات اور خرچوں مع ان پر سود کے لیے؛ یا

وضاحت

یہ آڈر سقوط انفکاک رہن کے طریقے کو واضح کرتا ہے کہ اگر مدعی مقدمہ جیت جائے تو رقم کا حساب لگایا جائے کہ کل رقم کتنی دینی ہے اور اخراجات اور سود کی مد میں کتنی رقم دینی ہے۔ تو اس میں بھی سود ہے اول تو وہ جو رقم کی تاخیر پر سود واجب ہوا جو ابتداء معایدے میں شامل ہے اور اور دوسرا ان اخراجات پر بھی سود کی وصولی ہے۔ یہ شق اسلامی اصولوں کے منافی ہے کیونکہ اسلام رہن صرف قرض کی واپسی کی ضمانت کے طور پر رکھا جاتا ہے، اسے منافع یا سودی کاروبار کمانے کا ذریعہ

---

[23] **Code of Civil Procedure 1908**, o XXI, r 93,p.125.

[24] **Code of Civil Procedure 1908**, o XXXIV, r 2(1) (a)(i),(iii),p.149.

نہیں بنایا جا سکتا۔ لہذا وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں اس میں سے لفظ سود کا خاتمہ کیا جائے۔ اخراجات کی واپسی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ مدعی کا اصل نقصان ہے لیکن اس پر سود نہیں لیا جا سکتا اور قرض کی تاخیر کی صورت میں جرمانہ تو لیا جا سکتا ہے جو کہ فلاحی کاموں پر خرچ کیا جائے لیکن اس تاخیر کے باعث سود نہیں لیا جا سکتا۔

نتائج البحث

- مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 (CPC) بنیادی طور پر برطانوی نوآبادیاتی دور کا قانون ہے، جس کے متعدد مالیاتی ضوابط اسلامی شریعت اور آئینِ پاکستان سے براہِ راست متصادم ہیں۔
- سی پی سی کی مختلف شقیں، خصوصاً دفعہ 34، دفعہ 144 اور آرڈر 34 دیوانی عدالتوں کو یہ قانونی اختیار دیتی ہیں کہ وہ رقم کی واپسی میں تاخیر کی بنیاد پر مشروط سود نافذ کریں۔ یہ شکل ربا النسیئۃ کی ہے جو کہ حرام ہے۔
- دفعہ 34 کا باریک بینی سے جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عدالت کو اصل زر اور مقدمے سے قبل کے سود کو ملا کر بننے والی "مجموعی رقم" پر دوبارہ سود لگانے کا اختیار دیتی ہے۔ یہ دگنا سود ہے جو کہ قرآن کی نص کے خلاف ہے۔
- وفاقی شرعی عدالت نے اپنے حالیہ فیصلے 28 اپریل 2022 میں سی پی سی کی تمام سودی شقوں اور آرڈرز میں جہاں کہیں بھی لفظ "Interest" (سود) آیا ہے، اسے غیر اسلامی قرار دے کر حذف کرنے کا حکم دیا ہے۔
- شریعت تاخیرِ ادائیگی پر کسی طے شدہ شرح سے سود لینے کی اجازت تو نہیں دیتی، لیکن وہ مظلوم فریق کو پہنچنے والے "حقیقی مادی نقصان" (Actual Material Damage) کے ازالے کی مخالف نہیں ہے۔ عدالت نے بھی سود کو "ہرجانہ برائے اصل نقصان" (Compensation for Actual Loss) سے بدلنے کی توثیق کی ہے۔
- چھبیسویں آئینی ترمیم کے ذریعے آئین کی دفعہ 38(f) میں یکم جنوری 2028ء تک ملک سے ربا کے مکمل خاتمے کی جو حتمی تاریخ مقرر کی گئی ہے، اس کا ناگزیر تقاضا ہے کہ مقننہ (Parliament) سودی قوانین کی فہرست میں شامل مجموعہ ضابطہ دیوانی (CPC) کی ان تمام شقوں میں فی الفور متبادل شرعی ترامیم کرے۔

مصادر و مراجع

- القرآن
- النسفی، ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود، مدارک التنزیل وحقائق التاویل، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
- الماوردی، علی بن محمد بن حبیب البصری، النکت والعیون تفسیر الماوردی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
- الزجاج، ابراہیم بن السری بن سھل، معانی القرآن واعرابہ، عالم الکتب، بیروت، لبنان، 1988م۔
- القشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، مکتبہ انعامیہ، کراچی، پاکستان۔
- ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربیہ۔
- التبریزی، ولی الدین محمد بن عبد اللہ، مشکوۃ المصابیح، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان۔
- المرغینانی، برہان الدین علی بن ابی بکر، الہدایہ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، پاکستان۔
- الزحیلی، ڈاکٹر وہبہ، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، دمشق، 1989م۔
- ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت۔
- ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقاییس اللغۃ، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، 1979م۔
- The Constitution of Pakistan 1973.
- Shariat Petition No.30-L of 1991,Federal Shariat Court of Pakistan,28 April 2022.
- Code of Civil Procedure 1908,(CPC).